تیسرا یونٹ

12. بات مساوات کی

ڈاکٹر اشفاق احمد

سوچیے۔ بولیے

سوالات

1. تصویر میں کیا دکھائی دے رہا ہے؟
2. روزمرہ کے گھریلو کام کاج کی ذمہ داری کس پر ہوتی ہے؟
3. مساوات کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

مرکزی خیال

عام طور پر ہندوستانی سماج میں لڑکے اور لڑکیوں کے درمیان امتیاز کیا جاتا ہے۔ یہ تصور عام ہے کہ لڑکے پڑھ لکھ کر ماں باپ کا سہارا بنتے ہیں اور لڑکیوں کو پرایا دھن کہا جاتا ہے۔ لڑکی شادی میں بہت کچھ ماں باپ سے لے جاتی ہے جب کہ لڑکا لے آتا ہے۔ لڑکے کو گھر کا چراغ بھی کہتے ہیں۔ لیکن انصاف کی نظر سے دیکھا جائے تو لڑکا ہو کہ لڑکی وہ ماں باپ کے لیے دونوں برابر ہیں۔ اولاد کو مساوی حق دینا ماں باپ کا فریضہ ہے۔ تاکہ لڑکوں میں برتری اور لڑکیوں میں کمتری کا احساس پیدا نہ ہو۔ اس سبق میں اسی فلسفہ کو پیش کیا گیا ہے۔

طلبا کے لیے ہدایات:

1. سبق پڑھیے۔ ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچیے جن کے معنی آپ نہ جانتے ہوں۔
2. ان الفاظ کے بارے میں اپنے دوستوں سے گفتگو کیجیے۔
3. ان الفاظ کے معنی درسی کتاب کے آخر میں دی گئی فرہنگ میں دیکھیے۔

کاشف اور طلعت انصار صاحب کے دو بچے تھے۔ طلعت تو نہایت بھولی بھالی بچی تھی جو گھر کے کام کاج میں اپنی امی کا ہاتھ بٹاتی رہتی۔ لیکن کاشف جسے گھر میں اس کے ابو اور امی لاڈ و پیار سے چنٹو کہا کرتے تھے، بڑا ہی نٹ کھٹ اور شریر تھا۔ گھر میں ایک پل نہ ٹھہرتا۔ مئی کی تیز دھوپ اور شدت کی گرمی میں امی سے اجازت لیے بغیر کھیلنے کے لیے چپکے سے بھاگ کھڑا ہوتا۔

کاشف کو انگور بہت پسند تھے۔ دو روز قبل جب اس کے ابو انگور لائے تو انگور کے خوشے دیکھ کر اس کے منہ میں پانی بھر آیا۔ اس دن اس نے سارے انگور خود ہی اڑا لیے۔ بے چاری طلعت اس کا منہ تکتی رہ گئی۔ طلعت نے امی سے جب اپنا دکھڑا سنایا تو امی نے کاشف کو بہت ڈانٹا اور اس کے ابو سے شکایت بھی کی۔

آج بازار کا دن تھا۔ ابو نے کاشف کے لیے آم لانے کا وعدہ کیا تھا۔ اپنے معمول کے مطابق کاشف دروازے کی دہلیز پر کھڑا ابو کا انتظار کر رہا تھا۔ جیسے ہی ابو کی اسکوٹر آنگن میں داخل ہوئی طلعت بول اٹھی، ابو آئے لیکن یہ کیا؟ آج تو ابو نے بیگ میری طرف بڑھانے کے بجائے خود ہی لیے گھر میں داخل ہو رہے ہیں۔ تب ہی کاشف کو خیال آیا ''کل امی نے اس کی شکایت جو کی تھی۔ شاید یہ اسی کا ردِ عمل ہے''۔ وہ مایوس ہو کر ابو کے پیچھے پیچھے ہو لیا۔

گھر میں داخل ہوتے ہی ابو نے آموں سے بھرے بیگ کو الماری کے اوپر رکھ دیا اور خود ہاتھ منہ دھونے کے لیے غسل خانے میں چلے گئے۔ ادھر کاشف اور طلعت حیران تھے، ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ آج آخر یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ بے چارے دونوں الماری کے سامنے کھڑے ہو کر پہرہ دینے لگے۔ ابو تولیہ سے ہاتھ منہ صاف کرتے ہوئے ڈرائنگ روم میں آئے اور کہا۔

''چنٹو جاؤ...... امی سے چاقو مانگ کر لے آؤ''۔

طلعت تم بھی جاؤ اور طشتریاں لے آؤ۔ کاشف نے طلعت کی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھا اور دونوں باورچی خانہ کی جانب چل پڑے۔

کاشف منہ بناتا ہوا چاقو لے آیا۔ طلعت بھی طشتریاں صاف کرتی ہوئی ڈرائنگ روم میں داخل ہوئی اور دونوں ابو کے سامنے بیٹھ گئے۔ طلعت سوچ رہی تھی' ابو بلا وجہ آم کاٹ رہے ہیں۔ ہمیں ایک ایک آم مل جاتا تو کیا ہی اچھا ہوتا۔

کاشف سوچ رہا تھا کہ آم آخر تربوز کی طرح تو نہیں ہیں کہ انھیں بھی کاٹ کر دیا جائے۔

© NCERT not to be republished

انصار صاحب نے کاشف کی امی کو آواز دی وہ بھی سر پر دوپٹہ ڈالتے ہوئے آئیں اور چنٹو کے بازو بیٹھ گئیں۔

انصار صاحب نے بیگ سے دو آم نکالے اور دونوں کو یکساں طور پر چاقو سے کاٹ دیا اور ایک آم کا آدھا اور دوسرے آم کا آدھا حصہ طلعت کی جانب بڑھا دیا۔

طلعت نے مسکراتے ہوئے کاشف کی طرف دیکھا اور ابو سے اپنا حصہ لے کر امی کے پہلو میں جا کر بیٹھ گئی۔

کاشف بھی طلعت کو دیکھ کر مسکرا دیا اور امی کے کانوں میں سرگوشی کی۔ یہ دیکھ کر ابو نے کاشف کی امی سے پوچھا ''چنٹو نے آپ سے کیا کہا؟''

”وہ کہہ رہا ہے ابو ہر چیز سب سے پہلے طلعت کو کیوں دیتے ہیں؟“ یہ سن کر ابو نے کہا۔ چنٹو...... طلعت لڑکی ہے اور تمہاری چھوٹی بہن ہے۔ وہ بھی تمہارے برابر ہے“۔ یہ کہتے ہوئے انصار صاحب نے کاشف کی جانب آموں کے دونوں حصے بڑھا دیئے۔

چنٹو نے اپنا حصہ لے لیا۔ لیکن ایک بات اب بھی اسے بے چین کر رہی تھی۔ وہ تھوڑی دیر تک اپنے حصہ کو دیکھتا رہا۔ آخر اس سے رہا نہ گیا تو اس نے اپنے ابو سے پوچھ ہی لیا۔

”ابو...... آخر آپ نے ہمیں ایک ایک آم ہی تو دیا ہے، پھر دو آموں کو کاٹنے کی ضرورت کیا تھی؟ ہمیں سالم آم دیتے تو اس میں حرج ہی کیا تھا؟“

انصار صاحب نے طلعت کی جانب دیکھا۔ طلعت یوں تو خاموش بیٹھی تھی لیکن اس کے چہرے سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ اس کے ذہن میں بھی یہی سوال گونج رہا ہے انصار صاحب نے چاقو طلعت کی امی جانب بڑھاتے ہوئے کہا!

چنٹو! تمہیں تو یاد ہی ہوگا دو روز قبل تم نے سارے انگور خود ہی کھا لیے تھے۔ کیا اس دن میں انگور صرف تمہارے ہی لیے لایا تھا؟ ان پر تمہاری بہن کا حق بھی تھا۔ تم نے اس کے ساتھ ناانصافی کی۔ بیٹا دوسروں کا حق چھین کر خود فائدہ اٹھانا اور انصاف نہ کرنا گناہ عظیم ہے۔ والدین کے لئے تمام بچے برابر ہوتے ہیں۔ سب کے ساتھ انصاف ہونا چاہیے۔

سر شرمندگی سے جھکا ہوا تھا۔)

بچو! اگر میں ایک ایک آم تم دونوں کو دے دیتا اور ان میں سے کوئی ایک آم پھیکا اور بے مزہ نکل آتا تو یقیناً تم دونوں میں سے کسی ایک کے ساتھ ناانصافی ہوتی۔ اس لیے میں نے دونوں آموں کا آدھا آدھا حصہ تم میں تقسیم کیا ہے تاکہ تمہارے ساتھ صحیح انصاف ہو سکے۔ ہمارا پیارا مذہب تو انصاف سے متعلق اسی طرح تعلیم دیتا ہے۔ یہ سن کر دونوں کے چہروں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ دونوں نے بڑے پیار سے ابو کو دیکھا اور ان سے لپٹ گئے۔

یر بعد کاشف نے طلعت کو اپنے پاس بلایا اور دونوں مزے لے کر آم کھانے لگے۔)

© SCERT not to be republished

یہ کیجیے

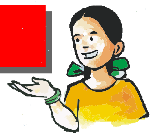

I. سنیے - بولیے

1. یہ کہانی کیا آپ کو پسند آئی۔ کیوں؟
2. اس کہانی میں انصار صاحب نے اپنے بچوں کو کیا نصیحت کی؟
3. آپ کے گھر میں آپ کے ابو جب کبھی کوئی کھانے کی چیز لاتے ہیں تو کس طرح تقسیم کرتے ہیں؟
4. کاشف کے ابو نے آم کی تقسیم کس طرح کی؟ اگر وہی آم آپ کو دیے جاتے تو آپ کس طرح تقسیم کرتے؟
5. کاشف کو گھر میں پیار سے چنٹو پکارتے ہیں۔ آپ کے گھر میں آپ کو کس طرح بلاتے ہیں؟
6. آپ کو کونسا پھل پسند ہے اور کیوں؟

II. پڑھیے - لکھیے

الف: سبق پڑھیے ذیل کے سوالات کے جواب لکھیے۔

1. اس کہانی میں انصار صاحب نے دو آموں کو کاٹ کر کیوں تقسیم کیا؟
2. ہمارا مذہب مساوات کے تعلق سے کیا کہتا ہے؟
3. کاشف کیسا لڑکا تھا؟
4. اگر انصار صاحب نے آموں کی تقسیم نہ کی ہوتی تو کیا ہوتا؟
5. ابو نے کاشف سے کس بات کا وعدہ کیا تھا؟
6. گھر میں داخل ہوتے ہی ابو نے آموں سے بھرا بیگ کہاں رکھا؟
7. کاشف نے امی کے کان میں کیا کہا؟
8. انصار صاحب نے کاشف کی جانب آموں کے کتنے حصے بڑھائے؟
9. کاشف کے انگور کھانے پر انصار صاحب نے اسے کیا نصیحت کی؟

ب: ذیل کے دیے ہوئے جملے کس نے کس سے کہے۔

1. ”چنٹو تمہیں یاد ہوگا دو روز قبل تم نے سارے انگور خود کھا لیے۔“
2. ”آخر آپ نے ہمیں ایک ایک ہی تو دیا۔“
3. ”وہ بھی تو تمہارے برابر ہے۔“
4. ”طلعت لڑکی ہے اور وہ تمہاری چھوٹی بہن ہے۔“
5. ”اللہ تعالیٰ نے عورت اور مرد کو برابر بنایا ہے۔“

ج: اس سبق میں چند سوالات موجود ہیں پڑھیے اور لکھیے۔ بتائیے کہ یہ سوالات کس نے کس سے پوچھے۔

________________________ ________________________

________________________ ________________________

© SCERT not to be republished

III. خود لکھیے

مختصر جوابی سوالات:

مندرجہ ذیل سوالوں کے جوابات تین یا چار جملوں میں لکھیے ۔

1. لڑکیوں کو بھی لڑکوں کے برابر تعلیم حاصل کرنا چاہیے۔ کیا آپ اس سے متفق ہیں؟ کیوں؟
2. کسی کام کے کرنے میں لڑکے اور لڑکیوں کو برابر کا کام کرنا چاہیے یا نہیں۔ لکھیے ۔
3. اگر آپ کاشف کی جگہ ہوتے تو کیا کرتے؟
4. اپنے ساتھیوں کے حقیقی اور پیار سے پکارے جانے والے نام لکھیے ۔
5. آپ کو انصار صاحب کا فیصلہ کیوں اچھا لگا۔

طویل جوابی سوالات:

مندرجہ ذیل سوالات کے جواب کم از کم دس جملوں میں لکھیے ۔

1. اس کہانی کو اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔
2. اس کہانی میں مساوات پر زور دیا گیا ہے۔ مساوات پر مبنی واقعہ یا کہانی لکھیے ۔
3. اس کہانی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے۔
4. آپ کیسے کہیں گے کہ عورت کو مرد سے کم تر سمجھنا غلط ہے؟

© SCERT not to be republished

IV. لفظیات

(i) سبق کی مناسبت سے درج ذیل الفاظ جوڑتے ہوئے جملے بنائیے ۔

	نے کاشف سے آم لانے کا وعدہ کیا تھا۔	________
	شرمیلی سی بھولی بھالی لڑکی تھی۔	________
کاشف	نے سرگوشی کی۔	________
ابو	کو انگور بہت پسند تھے۔	________
	کا سر شرمندگی سے جھکا ہوا تھا۔	________
طلعت	نے آموں سے بھرے بیگ کو الماری پر رکھ دیا۔	________
امی	منہ بناتا ہوا چاقو لے آیا۔	________
	خاموش بیٹھی تھی۔	________
	نے مسکراتے ہوئے کہا۔	________

v. ذیل میں دیے گئے الفاظ کے معنی لغت سے تلاش کیجیے اور ان کے انگریزی اور تلگو متبادل اپنے والدین یا دوستوں سے معلوم کر کے لکھیے۔

سلسلہ نشان	لفظ	اردو معنی	انگریزی متبادل	تلگو متبادل
1.	ماہ			
2.	تحقیق			
3.	سوغات			
4.	عوام			
5.	قلب			

© SCERT not to be republished

(ii) ذیل میں ہر ایک لفظ کے ساتھ تین تین الفاظ دیے گئے ہیں جس میں ایک اس لفظ کی ضد ہے انہیں شناخت کر کے دائرہ بنائیے۔

دقت	حق	مسکراہٹ
آسانی لائق شریف	ناحق انصاف فیصلہ	امید حوصلہ رنجیدگی
سرگوشی	مفلسی	شہرت
چیخنا خاموشی سکون	پرہیزگار امیری سوداگر	ظالم معلوم گمنامی

iv. حسب ذیل کہاوتوں کو قوسین میں دیے گئے موزوں الفاظ سے پُر کیجیے اور ان سے جملے بنائیے۔

الف: 1. گھر کی مرغی .... برابر (ترکاری/ دال/ چاول)

2. ناچ نہ جانے .... ٹیڑھا (دیوان خانہ/ کمرہ/ آنگن)

3. آسمان سے گرا .... میں اٹکا (ناریل/ کھجور/ انگور)

4. سر منڈھاتے ہی .... پڑے (گولے/ پتھر/ اولے)

5. بلی کے بھاگوں .... ٹوٹا (گھڑا/ چھیکا/ پھل)

V. تخلیقی اظہار

دیے گئے اشاروں کی مدد سے کہانی مکمل کیجیے۔

مچھیرا ۔ مچھلیاں ۔ بادشاہ ۔ محل ۔ چوکیدار ۔ آدھاانعام ۔ بادشاہ ۔ خوش ۔ انعام

اصرار ۔ کوڑے ۔ روک دینا ۔ باقی کوڑے ۔ حقیقت ۔ کڑی سزا

VI. توصیف

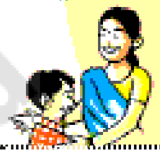

1. صنفی مساوات کے متعلق کوئی واقعہ، نظم اردو، انگریزی زبانوں سے حاصل کیجیے انھیں پڑھ کر سنائیے۔
2. یوم خواتین کے موقع پر تحریری و تقریری مقابلوں میں حصہ لیجیے۔

VII. منصوبہ کام

1. 8/مارچ کو 'یومِ خواتین' مناتے ہوئے جلسہ منعقد کریں۔ رپورٹ تیار کریں۔
2. آج کے زمانے میں تمام شعبوں میں خواتین برابر حصہ لے رہی ہیں۔ آپ کسی مشہور خاتون کے متعلق تفصیلات جمع کیجیے۔ دیواری رسالہ پر آویزاں کیجیے۔

VIII. زبان شناسی

آپ نے پچھلی جماعتوں میں سیکھا ہے کہ وہ کلمہ جو کسی اسم کے بجائے استعمال ہو ضمیر کہلاتا ہے۔ جیسے: میں، وہ، یہ

❖ ذیل کے جملے غور سے پڑھیے

میں گھر آیا ۔ وہ اسکول گیا ۔ یہ آدمی اچھا ہے۔

ان جملوں میں خط کشیدہ الفاظ سے مراد فرد ہے۔

وہ ضمیر جو کسی شخص کے نام کے بجائے استعمال ہوتا ہے وہ 'ضمیر شخصی' کہلاتا ہے۔

مشق:

ذیل کے جملوں میں ضمیر شخصی کی نشاندہی کرکے قوسین میں لکھیے۔

1. تجھ کو گھر جانا ہے (   )   2. ہم لوگ پڑھ رہے ہیں (   )
3. میں آیا تھا (   )   4. ہم جا رہے ہیں (   )

© SCERT not to be republished

❖ ذیل کے جملے غور سے پڑھیے۔

یہ وہی آدمی ہے جو کل ملا تھا ۔ وہ کتاب جو گم ہوگئی تھی مل گئی

خط کشیدہ لفظ ''جو'' دو جملوں کو ملا رہا ہے۔

وہ ضمیر جو کسی بیان کی وضاحت یا دو جملوں کو ملانے کے لیے استعمال ہوتا ہے 'ضمیر موصولہ' کہلاتا ہے۔

مشق:

ضمیر موصولہ کی نشاندہی کرکے قوسین میں لکھیے۔

.1 یہ کتاب جس کی ہے اس کو دے دو۔ ( )
.2 وہ لوگ کہاں ہیں جنھوں نے دیکھا ( )
.3 میں آیا تھا لیکن اس سے ملاقات نہ ہوسکی۔ ( )
.4 ہم جا رہے تھے اس کے کہنے سے رک گئے۔ ( )

❖ ذیل کے جملے غور سے پڑھیے

احمد کہاں جا رہے ہو؟ ۔ دیکھو کون آیا؟ ۔ تم بازار سے کیا لائے؟

خط کشیدہ الفاظ سوال کرنے کے لیے استعمال ہو رہے ہیں۔

وہ ضمیر جو کوئی سوال پوچھنے کے لیے استعمال ہوتا ہے 'ضمیر استفہامیہ' کہلاتا ہے۔

مشق:

ضمیر استفہام کی نشاندہی کرکے قوسین میں لکھیے۔

.1 تم کہاں تھے؟ ( )
.2 یہ کتاب کس کی ہے؟ ( )
.3 وہ کون ہے؟ ( )
.4 تم کب آؤ گے؟ ( )

❖ ذیل کے جملے غور سے پڑھیے

یہاں کوئی نہیں ہے ۔ کسی سے کچھ مت کہو

اوپر کی مثالوں میں خط کشیدہ الفاظ' ایسے ضمائر ہیں جو غیر معین ہیں۔ جن کا حال معلوم نہیں ہے۔

وہ ضمیر جو غیر معین فرد یا شئے کے لیے استعمال ہوتا ہے ضمیر تنکیر کہلاتا ہے۔

مشق:

ضمیر تنکیر کی نشاندہی کرکے قوسین میں لکھیے۔

.1 کوئی ہے جو سنے۔ ( )
.2 جس کی ہے اسے دے دو۔ ( )
.3 کچھ ہمیں بھی دے دو ( )
.4 جہاں بھی رہو خوش رہو۔ ( )

© SCERT not to be republished

❖ ذیل کے جملے غور سے پڑھیے

یہ کتاب ہے ۔ وہ قلم ہے

یہ ۔ اشارہ قریب کے لیے استعمال ہوا ہے۔

وہ ۔ اشارہ بعید کے لیے استعمال ہوا ہے۔

وہ ضمیر جو اشارہ قریب یا بعید کے لیے استعمال ہوتا ہے ضمیر اشارہ کہلاتا ہے۔

مشق:

ضمیر اشارہ کی نشاندہی کر کے قوسین میں لکھیے۔

1. ان سے کہو ( )
2. یہ قلم کس کا ہے ( )
3. یہ کون ہے ( )
4. وہ کس کی کتاب ہے ( )

اس طرح ضمیر کی پانچ قسمیں ہیں

ضمیر شخصی	ضمیر موصولہ	ضمیر استفہامیہ	ضمیر تنکیر	ضمیر اشارہ

مشق: خط کشیدہ لفظ ضمیر کی کون سی قسم ہے قوسین میں لکھیے۔

1. جو چاہے کھالو ( )
2. آپ کہاں ہیں ( )
3. جو کھیل چاہو کھیلو ( )
4. وہ کتاب ہے ( )
5. تم کہاں تھے ( )
6. یہ لڑکا ہے ( )
7. میں گھر گیا ( )
8. جہاں جاو اپنی پہچان بناو ( )
9. اسکول کب جاو گے ( )
10. وہ لڑکا کہاں ہے جو کل جماعت میں نہیں تھا ( )

کیا میں یہ کرسکتا/کرسکتی ہوں؟

1. اس سبق کو میں اپنے الفاظ میں بیان کرسکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
2. اس سبق کے مشکل الفاظ کو میں اپنے جملوں میں استعمال کرسکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
3. اشاروں کی مدد سے کہانی مکمل کرسکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
4. صنفی مساوات پر مضمون لکھ سکتا ہوں۔ ہاں / نہیں

© SCERT not to be republished